سوال

قرہ وغیر(86)پڑھنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس مسئلہ کی کتاب وسنت کی روشنی میں وضاحت فرمائیں کہ حدیث میں آتا ہے ؟

اللہ عنہما قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول إذا مات أحدکم فلا تحبسوہ وأسر عوا بہ إلی قبرہ ولیقرأ عند رأسہ فاتحۃ البقرۃ وعند رجلہ بخاتمۃ البقرۃ رواہ البیھقی فی شعب الإیمان قال وأیضا إنہ موقوف))

اس حدیث کی وضاحت کریں کہ کیا یہ پڑھنا کسی صریح مرفوع حدیث سے ثابت ہے جبکہ دوسری طرف نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر قرآن پڑھنے سے منع کیا کہ قبروں کو عبادت گاہ نہ بنایا جائے اور ایک حدیث میں آتا ہے کہ گھروں میں سورۃ بقرۃ پڑھا کرو اور انہیں قبریں نہ بناؤں۔ برائے مہربانی اس

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ نے عبداللہ بن عمر کی جو روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا : '' جب تم میں سے کوئی شخص فوت ہوجائے تو اسے روک کر نہ رکھو اور اس کی قبر کی طرف جلدی لے جاؤ اور اس کے سر کے پاس سورہ بقرہ کی ابتدائی آیات پڑھی جائیں اور اسکے پاؤں کے پاس سورہ بقرہ کی

حقیقت یہ ہے کہ یہ روایت نہ رسول [illegible]

مشکوۃ میں شعیب الایمان سے بیہقی کا قول جو نقل کیا ہے کہ : '' صحیح بات یہ ہے کہ یہ ابن عمر پر موقوف ہے '' تو شعیب الایمان میں مجھے بیہقی کے یہ الفاظ نہیں ملے ۔ انہوں نے مروع روایت نقل کرنے کے بعد فرمایا ہے :

ذا الأسناد فیما أعلم وقد روینا القراءۃ المذکورۃ فیہ عن ابن عمر موقوفا علیہ"

ریث ۹۲۹۴ یعنی یہ مرفوع روایت میرے علم کے مطابق صرف اسی سند میں آتی ہے اور اس میں مذکور (سورہ بقرۃ کی آیات کی) قرأت ہمیں عبداللہ بن عمر سے موقوفاً روایت کی گئی ہے ۔ اس سے معلوم ہوا کہ بیہقی نے ابن عمر کی موقوف روایت کو صحیح نہیں کہا بلکہ صرف یہ ذکر کیا ہے کہ عبداللہ بن عمر سے مو

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اوران کا حل

1ج

محدث فتویٰ